Journal of World Religions and Interfaith
ISSN: 2958-9932 (Print), 2958-9940 (Online)
Vol. 4, Issue 1, Spring (January-June) 2025, PP.194-205
HEC Recog. no. 2(27)HEC/R&ID/RJ/24/630, Date: 16/4/2025
HEC:https://www.hec.gov.pk/english/services/faculty/journals/Documents/List%20of%20national%20journals%20on%20web-1.pdf
Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih
Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/issue/view/240
Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/3993
Publisher: Department of World Religions and Interfaith Harmony, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title Urdu Scholarship on Religions: A Study of Genres and Themes

Author (s): **Dr. Yasir Arfat**
Associate Professor, Department of Islamic Studies
GC University Faisalabad, Pakistan

Received on: 01 May, 2025
Accepted on: 15 June, 2025
Published on: 30 June, 2025

Citation: Dr. Yasir Arfat. (2025). Urdu Scholarship on Religions: A Study of Genres and Themes. *Journal of World Religions and Interfaith Harmony*, *4*(1), 194–205. Retrieved from https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/3993

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Journal of World Religions and Interfaith Harmony by the Department of World Religions and Interfaith Harmony is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

JWRIH 04:01 (2025) pp. 194-205 ISSN: 2958-9932

اردو میں مذاہب پر تحریری علمی کاوشیں: اصناف و موضوعات کا تعارفی مطالعہ

Urdu Scholarship on Religions: A Study of Genres and Themes

Dr. Yasir Arfat
Associate Professor, Department of Islamic Studies
GC University Faisalabad, Pakistan
Email: yasirawan@gcuf.edu.pk

Abstract

This article presents a comprehensive overview of the extensive Urdu literature (books) available on world religions. It categorizes the writings into ten distinct types: comparative studies, biographies of religious founders, works focused on individual religions, academic textbooks, translations from other languages, studies on sacred scriptures, polemical literature, poetic works, writings on diverse theological topics, and literature promoting interfaith dialogue and harmony. The Urdu language, with its rich literary tradition, has played a significant role in documenting and discussing the beliefs, histories, and philosophies of various religions including Hinduism, Christianity, Judaism, Buddhism, Jainism, Sikhism, and Zoroastrianism. While Islam remains the most extensively covered topic, significant scholarly material also exists on other major faiths.It references several bibliographic sources and surveys to underscore the diversity and depth of this literary corpus. The study underscores the importance of religious understanding and mutual respect in today's interconnected world. By mapping the thematic scope of Urdu religious writings, the article provides a valuable resource for researchers and encourages further academic work in the field to foster interreligious awareness and harmony.

Keywords: Religion, Islam, Urdu Literature, Sub Continent, Interfaith Harmony.

اُردو زبان کا شمار دنیا میں بڑے پیمانے پر بولی اور سمجھی جانے والی زبانوں میں ہوتا ہے۔ دنیائے عالم میں بہت ساری زبانیں اپنا وجود برقرار نہ رکھ سکیں اور متروک و معدوم ہو گئیں لیکن اُردو اپنے وجود کو قائم رکھے ہوئے ہے اور عقائد و نظریات اور افکار و جذبات کو خوب صورت پیرہن اور صورت اظہار سے مزین کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ اُردو میں دینی ادب کا وسیع ذخیرہ موجود ہے جو کسی ایک مذہب تک محدود نہیں ہے۔ دنیا کے بڑے مذاہب کے عقائد و تاریخ اور ان مذاہب کے متعلقات پر بیش بہا ذخیرہ اُردو میں موجود ہے۔ عربی زبان کے بعد اسلام کے بارے میں سب سے زیادہ اُردو میں لکھا گیا۔ اسی طرح مسیحیت اور ہندومت کا بڑا مذہبی ورثہ اُردو میں بھی موجود ہے۔

سترہویں صدی عیسوی میں سماجی علوم نے تیزی سے ارتقاء کی منازل طے کیں اور مذاہب کے مطالعہ کا جامعاتی سطح پر اہتمام شروع ہوا۔ اسی طرح مذہب کو ایک سماجی عنصر کے طور پر دیکھا جانے لگا۔ مغربی دنیا میں مذاہب کے مطالعہ کو تقابل ادیان کی سائنس" کے طور پر متعارف کروایا گیا۔ جسے دیکھتے ہوئے بعد میں عالم مشرق میں بھی جامعات میں مطالعہ و تقابل ادیان کے کورسز کا آغاز کیا گیا اور اس پس منظر کے ساتھ بھی اُردو میں ادیان و مذاہب بارے بڑے پیمانے پر لکھا اور چھاپا گیا۔ ادیان و مذہب پر لکھی گئی اردو کتب کا ذخیرہ بیش بہا ہے۔ اردو میں اسلام کے بارے میں سب سے زیادہ لکھا گیا ہے۔ اور اس سارے ذخیرے کا احاطہ کرنا بظاہر ناممکن لگتا ہے۔ ادیان بارے اُردو میں موجود کتب پر تحقیقی نظر دوڑاتے ہوئے راقم نے ان کو مختلف انواع میں تقسیم کیا ہے۔

نوع اول: تعارف و مطالعہ ادیان کی تقابلی جہت سے تصانیف

اُردو میں ادیان و مذاہب بارے موجود کتب کی ایک نوع یا قسم وہ ہے۔ جس میں مختلف ادیان و مذاہب کے تعارف و مطالعہ یا تقابل کے عناوین کے ساتھ کتب تحریر کی گئیں ہیں جیسا کہ عماد الحسن آزاد فاروقی کی کتاب دنیا کے بڑے مذہب، جی۔ این امجد کی کتاب اسلام اور دنیا کے مذاہب، محمد مظہر الدین صدیقی کی تصنیف اسلام اور مذاہب عالم (تقابلی مطالعہ)، ڈاکٹر عابدہ خاتون کی کتاب عربوں کی نظر میں قدیم ہندوستانی مذاہب و معاشرہ محمد فاروق خاں کی تصنیف چند ہندوستانی مذاہب، مولانا انیس احمد فلاحی مدنی کی کتاب مذاہب عالم ایک تقابلی مطالعہ، احمد عبد اللہ کی تصنیف مذاہب عالم، محمد یوسف کی کتاب تقابل ادیان، محمود الرشید حدوٹی کی مطالعہ مذاہب، ڈاکٹر رضی احمد کمال کی ہندوستانی مذاہب (ایک مطالعہ)، ڈاکٹر ابو محمد اورنگ زیب کی کتاب مطالعہ ادیان و مذاہب، مولانا ابوالحسن زید فاروقی کی کتاب ہندوستانی قدیم مذاہب، ڈاکٹر آسیہ رشید اور حافظ محمد شارق کی تصنیف مطالعہ مذاہب عالم، پروفیسر ڈاکٹر سعود عالم قاسمی صاحب کی کتاب مطالعہ مذاہب کی اسلامی روایت وغیرہ۔

نوع دوم: بانیان مذاہب کے سوانح و احوال پر مشتمل تصانیف

دوسری نوع ان کتب کی ہے جو بانیان مذاہب کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔ ڈاکٹر ذوالفقار کاظم کی کتا کتاب انبیائے کرام کا انسائیکلوپیڈیا، الطاف جاوید کی تحریر کردہ کتاب غیر سامی مذاہب کے بانی منشی میر احمد علوی کی کتاب گوتم بدھ منشی احمد الدین کی کتاب مہاتما بدھ، ڈاکٹر ایم حفیظ کی گوتم بدھ (سوانح حیات و تعلیمات)، ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی کی تصنیف حیات حضرت ابراہیم علیہ السلام محمد نواز فیصل آبادی کی شخصیت مسیح بائبل کے آئینے میں، وکلف اے سنگھ کی ترجمہ کردہ کتاب سیرت المسیح ابن مریم کے عنوان سے شائع ہوئی۔ پادری مولوی سلطان محمد خان کی کتاب عیسی ابن مریم مفتی محمد فیض چشتی کی کتب، زبور

مقدس میں سیرت داؤد علیہ السلام، توریت مقدس میں سیرت موسیٰ علیہ السلام اور انجیل مقدس میں سیرت عیسی علیہ السلام، علامہ شبلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی کی تحریر کردہ سیرت النبی، پنڈت درس قمر کی کتاب گورونانک درشن، ڈاکٹر محمد جہانگیر تمیمی کی تصنیف باباگرونانک (اک درویش خدامست) وغیرہ۔

نوع سوم: کسی ایک مذہب پر مستقل تصانیف

تیسری نوع ان کتب کی ہے جو مستقل کسی ایک دین یا مذہب بارے تحریر کی گئی ہیں جیسے یوسف ظفر کی کتاب یہودیت، سید مودودی کی یہودیت قرآن کی روشنی میں، عبد الحلیم شرر کی کتب تاریخ یہود اور تاریخ عیسائیت، عبد الکریم پاریکھ کی قوم یہود اور ہم، پروفیسر ساجد میر کی تصنیف عیسائیت تجزیہ و مطالعہ مفتی تقی عثمانی کی عیسائیت کیا ہے۔ مولانا نعمت اللہ اعظمی کی عیسائیت انجیل کی روشنی میں، سید مودودی کی عیسائیت قرآن کی روشنی میں، مولانا ادریس کاندھلوی کی اسلام اور نصرانیت، جاوید احمد عنبر اصلاحی کی اسلام اور عیسائیت ایک تقابلی مطالعہ، مولانا شہزاد قادری ترابی کی مذہب عیسائیت، سید ابوالحسن علی ندوی کی اسلام کا تعارف، مولانا منظور نعمانی کی کتاب اسلام کیا ہے، ابوالفرح محمد عبد الحمید کی کتاب ہندو مذہب، پنڈت منور لال زرتشی کی ہندو مذہب، خواجہ حسن نظامی کی ہندو مذہب کی معلومات، خدابخش پٹنہ لائبریری کا تین حصوں میں مضامین کا انتخاب جو ہندومت حصہ اول، دوم، سوم کی صورت میں شائع ہوا، حافظ محمد شارق کی تصنیف ہندومت ایک تعارف، لالہ سمیر چند جین کی کتاب جین مت سار، بابور کھب داس کی جین کرم فلاسفی، لالہ سمیر چند کی جین مذہب کے بتیس سورتوں کا خلاصہ، محمد خلیل الرحمٰن کی کتاب زرتشت نامہ، سید ممتاز علی کی زرتشت نامہ، انیس احمد فلاحی مدنی کی تصنیف زرتشتیت، رائے چند من کی تصنیف سکھ دھرم، جی۔ این۔ امجد کی کتاب تاریخ سکھ مت وغیرہ۔

نوع چہارم: مطالعہ ادیان پر تدریسی و نصابی تصانیف

چوتھی نوع ان کتب کی ہے جو تعلیمی اداروں اور جامعات میں تقابل ادیان یا مطالعہ مذاہب کا مضمون متعارف ہونے کے بعد وجود میں آئی۔ اس کورس کے لیے تدریسی کتب لکھی گئیں جیسے میاں منظور احمد کی کتاب تقابل ادیان و مذاہب، پروفیسر غلام رسول چیمہ کی تصنیف مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، پروفیسر لیاقت علی انجم کی مذاہب کا تقابلی مطالعہ، ڈاکٹر محمد نواز چودھری کی تصنیف مطالعہ مذاہب عالم، پروفیسر سید توقیر محمود کی تصنیف مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، حافظ اخلاق احمد کی تقابل ادیان, علی مرتضیٰ طاہر کی تقابل ادیان عالم، ڈاکٹر محمد سجاد اور ڈاکٹر احمد رضا کی کتاب مطالعہ مذاہب عالم وغیرہ۔

نوع پنجم: دیگر السنہ کی تصانیف کے اردو تراجم

پانچویں نوع ان کتب کی جو دیگر زبانوں سے ترجمہ کی گئیں جیسے کیخسر و اسفندیار کی فارسی تصنیف کا اردو ترجمہ دبستان مذاہب کے نام سے ڈاکٹر رشید احمد جالندھری کی تعلیقات کے ساتھ شائع ہوا۔ عرب عالم عبد القادر شیبۃ الحمد کی تصنیف جو عربی میں تھی وہ ابو عبد اللہ شعیب کے ترجمہ کے ساتھ اقوام عالم کے ادیان و مذاہب کے عنوان کے ساتھ شائع ہوئی۔ ڈاکٹر ذاکر عبد الکریم نائک کی کتاب کا اسلام اور ہندومت (ایک تقابلی مطالعہ) کے عنوان سے محمد زاہد ملک نے ترجمہ کیا۔ احمد دیدات کی تصنیف کا ترجمہ مصباح اکرم نے یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے عنوان سے کیا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کتاب کا اُردو ترجمہ "اسلام کیا ہے" کے عنوان سے سید خالد جاوید مشہدی نے تحریر کیا۔ لیوس مور کی انگریزی تصنیف کا ترجمہ مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا کے عنوان سے یاسر جواد اور سعدیہ جواد نے کیا۔ اور اسی طرح عربی میں مرتب کیے گئے الموسوعۃ المیسرۃ فی الادیان والمذاھب المعاصرہ" کا اُردو ترجمہ مولانا ابو طاہر محمد صدیق کے قلم سے مذاہب عالم کا جامع انسائیکلوپیڈیا کے عنوان سے منصہ شہود پر آیا۔ پاکستان میں موجود ادارہ بک ہوم نے اسلام، یہودیت، مسیحیت، ہندومت، بدھ مت، سکھ مت شنٹو ازم اور جین مت اور تاؤ اور کنفوشس ازم پر رابرٹ وین ڈی ویئر (Robert Van De Weyer) کی کتب کے اُردو تراجم شائع کیے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی متعدد کتب اردو میں ترجمہ ہوئیں۔

نوع ششم: مقدس مذہبی کتب پر لکھی گئی تصانیف

چھٹی نوع۔ مذہبی کتب پر کتابیں تحریر کی گئی ہیں جیسے سید نواب علی کی کتاب تاریخ صحف سماوی، پرویز کی کتاب مذاہب عالم کی آسمانی کتابیں، مفتی محمد تقی عثمانی کی تصنیف بائبل کیا ہے، فضل الٰہی اصغر کی تصنیف بائبل اور قرآن کی مشترکہ باتیں، قاری شریف احمد کی تالیف تاریخ قرآن، راجہ مشتاق جہلمی کی کتاب قرآن، بائبل، توریت کا تقابلی مطالعہ، اسلامی مشن سنت نگر لاہور کی شائع کردہ تصنیف قرآن مجید و انجیل جدید، ابو رحمت حسن کی کتاب وید کی حقیقت، پنڈت سندر لال کی کتاب گیتا اور قرآن، پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی کی کتاب تورات اور قرآن کریم، اسکندر جاوید کی کتاب تورات اور انجیل کی حقانیت، پادری برکت اللہ کی صحت کتب مقدسہ، بھولا ناتھ شرما کی ویدانت درشن، بشیر احمد کی کتاب بائبل کا تحقیقی جائزہ، پنڈت سکھ لال اپدیشک نے دسم گرنتھ صاحب کا ترجمہ کیا، سردار گنڈا سنگھ مشرقی نے جب جی صاحب کا اردو ترجمہ ہادی عرفان کے نام سے کیا۔

نوع ہفتم: دینی مناظراتی ادب پر مشتمل تصانیف

ادیان و مذاہب پر لکھی گئی اُردو کتب کی ساتویں نوع دینی مناظراتی ادب کی ہے۔ جس میں مختلف مذاہب کے اہلِ علم نے دوسرے مذاہب پر اعتراضات وارد کیے اور اپنے مذہب پر اٹھنے والے اعتراضات و شبہات کے جوابات تحریر کیے۔ سید آل حسن مہانی کی کتاب الاستفسار، کتاب الاستبشار، رحمت اللہ کیرانوی کی اظہار الحق اور دیگر کتب، مولانا محمد عبد المالک کاندھلوی کی تصنیف اسلام پر عیسائیت کے حملے اور ان کا جواب، مباحثہ شاہجہاں پور (مولانا قاسم نانوتوی)، ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی کی حقائق اسلام، مولانا ثناء اللہ امر تسری کی جوابات نصاری، اسلام اور مسیحیت، پادری برکت اللہ کی کتاب مسیحیت کی عالمگیری اور توضیح البیان فی اصول القرآن، پادری ڈاکٹر اے۔ ایچ یونگ کی کتب ہندو دھرم، اسلام و مسیحیت کا مقابلہ، خواجہ کی تصنیف موازنہ بائبل و قرآن، عمادالدین پادری کی کتاب ہدایت المسلمین، این ایم ویری پادری کی تصنیف آئینہ قرآن، مولانا نعیم الدین مراد آبادی کی کتاب احقاق حق، سوامی دیانند کی ستیار تھ پرکاش کا ترجمہ مہتا رادھا کشن جی نے کیا، ثناء اللہ امر تسری کی حق پر کاش بجواب ستیار تھ پرکاش، منظور شاہ کی تصنیف آئینہ حق وغیرہ۔ اردو میں اسلام، مسیحیت اور آریہ مت کا مناظراتی ذخیرہ کافی وسیع ہے۔

نوع ہشتم: منظوم تصانیف

اُردو میں ادیان و مذاہب کے نثری دینی ذخائر کے ساتھ ساتھ ایک نوع (آٹھویں) ان کتب کی ہے جو منظوم ہیں۔ اور انکا کافی ذخیرہ اردو میں موجود ہے۔ ہندو مت کی مقدس کتب میں گیتا کو اہم مقام حاصل ہے۔ انکے مذہبی ادب میں گیتا وہ کتاب ہے جس بارے اردو میں سب سے زیادہ لکھا اور ترجمہ کیا گیا۔ اُردو میں گیتا کے پندرہ سے زائد منظوم تراجم کیے گئے۔ ([1]) اسکے علاوہ منشی گوری شکر لال اختر کی رامائن منظوم منشی طوطارام کی مہابھارت من منظوم، ۱۸۲۸ء میں مولوی عبد السلام بدایونی نے زاد الآخرۃ کے عنوان سے قرآن مجید کا مکمل منظوم ترجمہ چار جلدوں میں مطبع نولکشور لکھنو سے طبع کروایا۔ اثر زبیری کا منظوم قرآنی ترجمہ سحر البیان کے عنوان سے ۱۹۷۴ء میں شائع ہوا۔ اس کے علاوہ بھی مختلف ادیان کے نظم میں موجود ذخیرے ہیں۔ مشن سٹیم پریس لودیانہ نے ۱۹۱۵ء میں نظم المزامیر کے عنوان سے زبور کا منظوم ترجمہ شائع کیا۔ منشی کیدار ناتھ منت نے ذکر مصلوب کے عنوان سے مسدس تحریر کی۔ پیارے لال صاحب شاکر میرٹھی نے غریب الوطن شاہزادہ کے عنوان سے جناب مسیح بارے منظوم کلام شائع کروایا۔ سکھوں کی کتاب جب جی صاحب کا منظوم اردو ترجمہ ذکر الٰہی کے عنوان سے خواجہ دل محمد نے کیا۔ اسی طرح سکھ منی صاحب کا منظوم ترجمہ بھی خواجہ دل محمد نے کیا۔

[1] اردو شاعری میں گیتا، انور جلال پوری، جولائی ۲۰۱۳، نعمانی پرنٹنگ پریس، گولہ گنج لکھنو، ص ۲۳

نوع نہم: متفرق موضوعات پر تحریر کردہ تصانیف

ادیان و مذاہب کے اُردو میں موجود ذخائر کی نویں نوع عقائد و عبادات، اخلاقیات، تاریخ اور دیگر امور سے متعلق کتب کی ہے جیسے مفتی محمد مشتاق تجاروی نے ہندوستانی مذاہب میں توحید، رسالت اور آخرت کا تصور کے عنوان سے مبسوط کتاب تحریر کی۔ عبدالعزیز سنگھیڑا نے تصور خدا میں مماثلت مذاہب عالم کی روشنی میں کے عنوان سے کتاب تصنیف کی۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک کی کتاب کا ترجمہ سید امتیاز احمد نے مذاہب عالم میں تصور خدا اور اسلام کے بارے میں غیر مسلموں کے ۲۰ سوال کے عنوان سے کیا۔ مولوی ہدایت اللہ نے اقوال زرتشت کے نام سے کتاب لکھی، ظفر دارک قاسمی اور محمد شاداب خان نے اسلام اور مذاہب عالم میں امن کا تصور کے عنوان سے ایک سیمینار کے مقالات کو جمع کر کے شائع کروایا۔ عباس محمود عقاد کی ایک عربی تصنیف کا ترجمہ عبدالصمد صارم نے مذاہب عالم میں اللہ کا تصور (ایک تحقیقی و تنقیدی جائزہ) کے عنوان سے کیا۔ مولوی غلام ربانی نے جی اے چند اور کر کی کتاب ہند و اخلاقیات کا اُردو ترجمہ کیا۔ علامہ طالب الدین نے معجزات مسیح کے نام سے کتاب لکھی۔ برکت اللہ نے کلمہ اللہ کی تعلیم لکھی۔ دھمپد (تعلیمات گوتم بدھ) کا اردو ترجمہ بشیشور پرشاد منور لکھنوی نے کیا۔ متھر اداس جین کی کتاب جین دھرم کی صداقت، ستیانند اگنی ہوتری کی دو حصوں میں لکھی گئی کتاب روحانی زندگی مسیحی فرقوں کا انسائیکلوپیڈیا کے عنوان سے بشیر جان نے کتاب تصنیف کی۔ کراچی کے ادارہ تحقیقات نے مطالعہ مذاہب عالم سیریز کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جس کے تحت کتب لکھی اور اردو میں ترجمہ کی جارہی ہیں۔ اس ادارے نے قدیم یہودی فرقوں کی تاریخ کے عنوان سے محمد فرمان عرفان کی تصنیف شائع کی ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر جہانگیر تمیمی نے سکھ اکیسویں صدی میں نامی کتاب تحریر کی۔

نوع دہم: مکالمہ بین المذاہب اور بین المذاہب ہم آہنگی کی موضوعاتی جہت پر تصانیف

مذہبی دسویں نوع ان کتب کی ہے جو مذاہب کے درمیان مکالمہ اور ہم آہنگی کی موضوعاتی جہت پر تصنیف کی گئیں۔ ڈاکٹر نعیم مشتاق کی تحریر کردہ کتب اسلام، مسیحیت اور مکالمہ محبت، مسلم مسیحی مکالمہ اور بنیادی انسانی حقوق صلیبی جنگیں اور مسیحی مسلم مکالمہ اور تصور امن: اسلامی اور مسیحی تعلیمات کی روشنی میں، صفدر حسن صدیقی کی کتاب مذہبی رواداری، سید رئیس احمد ندوی جعفری کی تصنیف اسلام اور رواداری، سید صباح الدین عبد الرحمن کی تصنیفات ہندوستان کے عہد ماضی میں مسلمان حکمرانوں کی، رواداری، سلاطین دہلی کی مذہبی رواداری، خدابخش پٹنہ لائبریری کی شائع کردہ سکھ مسلم رشتے، پروفیسر ہارون خاں شیروانی کی تصنیف سید احمد خان اور ہندو مسلم اتحاد، سید مناظر احسن گیلانی کی تصنیف اسلام اور ہندومت کی بعض مشترک باتیں،منشی رام پرشاد ماتھر کی کتاب ہندو تہواروں کی دلچسپ اصلیت: ہندو تیوہاروں کی تاریخی و جغرافیائی اصلیت، ہندو مسلم اتحاد کی ایک

تحریک، سید سلیمان ندوی کی کتاب ہندووں کی علمی و تعلیمی ترقی میں مسلمان حکمرانوں کی کوششیں،ڈاکٹر محمد طارق ایوبی ندوی کی کتاب اسلام میں مذہبی رواداری، ڈاکٹر وارث مظہری کی تصنیف اسلام کا نظریہ اعتدال (امن، سماجی ہم آہنگی اور بین مذہبی تعلقات کے آئنے میں)، خواجہ عبد المنتقم کی کتب، ہندو مسلم اتحاد اور مسلم سماج، ہندو مسلم اتحاد وقت کی اہم ضرورت، ڈاکٹر طاہر القادری کی کتاب مسلمانوں اور غیر مسلموں کے باہمی تعلقات، حکیم محمد طارق محمود کی تصنیف غیر مسلموں کی عبادت گاہیں ان کے حقوق اور ہماری ذمہ داریاں مفتی اختر امام عادل قاسمی کی تصنیف بین مذہبی مذاکرات احکام و آداب وغیرہ۔ اسلام کے علاوہ دیگر ادیان و مذاہب کے بارے میں بھی اُردو میں بہت لکھا گیا۔ محمد عزیر نے اپنے پی ایچ ڈی مقالہ میں (جو اسلام کے علاوہ مذاہب کی ترویج میں اُردو کا حصہ کے عنوان سے انجمن ترقی اردو ہند نئی دلی نے ۱۹۸۹ء میں شائع کیا۔) ہندو مت، عیسائیت، جین مت، سکھ مت اور بہائیت بارے کم و بیش چار سو کتب (پندرہ سولہ کتب خانوں اُردو میں اسلام کے علاوہ دو مذاہب کے بارے میں بہت زیادہ لکھا اور شائع کیا گیا۔ ان میں ایک ہندو مت اور دوسرا مسیحیت ہے۔ محمد عزیر نے ہندو مت اور اس کے اصلاحی فرقوں بارے اردو میں موجود کتب کا تذکرہ کیا ہے۔ انہوں نے ہندو مذہب کی شہ سرخی کے تحت نو کتب خانوں میں موجود ایک سو پانچ (۱۰۵) کتب ذکر کی ہیں۔ اس کے علاوہ ہندو مت کے اصلاحی فرقوں اور تحریکوں کے بارے چوراسی (۸۴) کتب مندرجہ ذیل تقسیم کے ساتھ ذکر کی ہیں:

کبیر پنتھ (۱)، برہمو سماج (۱۳)، آریہ سماج (۶۱) تھیو سوفیکل سوسائٹی (۳)، رادھا سوامی مت (۴) اور دیو سماج کے بارے میں لکھی گئی دو (۲) کتب ذکر کی ہیں([2]. اجے مالوی نے اُردو میں ہندو دھرم کے عنوان سے کتاب تحریر کی جو ۲۰۰۰ء میں اتر پردیش لکھنو سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب انکا پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لیے لکھا گیا تحقیقی مقالہ ہے۔ ان کے بقول ہندو دھرم پر مبنی کتب جو اردو میں شائع ہوئیں ان کی اشاعت کا سلسلہ ۱۸۴۶ء سے قائم ہوا۔([3] انہوں نے انیسویں صدی کے نصف سے دستیاب ۸۲۸ کتب کی نشاندہی کی ہے۔ اس کے علاوہ اکیاون کتب کی فہرست ذکر کی ہے جو انہیں دستیاب نہ ہو سکیں۔([4]) پاکستان میں فیصل آباد سے شائع ہونے والے تحقیقی مجلہ ایقان کے دسمبر ۲۰۲۰ء والے شمارے میں ڈاکٹر محمد اکرم اور ڈاکٹر عائشہ قرۃ العین کا ایک تحقیقی مضمون شائع ہوا جو اردو میں ہندو مت پر موجود علمی مواد کی موضوعاتی کے کتابیات

[2] اسلام کے علاوہ مذاہب کی ترویج میں اُردو کا حصہ محمد عزیر، ۱۹۸۹ء، انجمن ترقی اردو (ہند) نئی دلی

[3] اُردو میں ہندو دھرم، اجے مالوی، ڈاکٹر، ۲۰۰۰ء فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی، اتر پردیش لکھنو، ص:۶۵۱ء

[4] ایضاً، ص:۶۵۲-۶۵۴

ہے۔([5])اس میں انہوں نے ہندو نصوص کے تراجم (۲۹۵)، نصوص کی شروحات و تفاسیر (۱۴)، ہندومت کا تعارفی مواد (۳۳)، ہندو دھرم پر (۲۰)، ہندومت میں خدا کے تصور پر (۳۷) ہندومت میں تصویر نجات بارے (۴)، ہندو فلسفہ حیات بارے (۲۲)، ہندو تصوف بھگتی پر (۲۸)، ہندو معاشرہ ذات پات پر (۵)، ہندو تہوار میلے پر (۱۰)، اخلاقیات پر (۱۴)، حیات بعد الممات پر (۸)، بود و باش / گوشت خوری (۴)، ہندو مذہبی راہنماؤں کی سوانح پر (۵۶)، معاشرہ و ثقافت پر (۵)، عوام کے لیے معلوماتی کتب (۵۰)، مذہبی ادب بارے (۱۸)، مذہبی و معاشرتی اصلاحی تحریکوں بارے (۲۵)، ہندوؤں اور دیگر قومیت پرست تحریکوں بارے (۷)، مذہب اور سائنس بارے (۴)، ہندومت اور دیگر مذاہب بارے (۴۴)، ہندومت کے حوالے سے مناظرانہ کتب (۴۴) اور متفرقات کے تحت (۲۳۶) کتب کی نشاندہی کی ہے۔

مسیحیت پر اردو میں بیش بہا ذخیرہ موجود ہے۔ مسیحیوں کے عقائد و نظریات، تاریخ اور دیگر علوم و افکار پر کتب تحریر کی گئیں لیکن اُردو میں موجود مسیحی دینی ادب سے متعلقہ مواد کا بڑا ذخیرہ وہ ہے جو مناظرانہ پس منظر کے ساتھ وجود میں آیا۔ برصغیر پاک و ہند میں عیسائی مشنریوں کی آمد کے بعد مسیحیت کے تعارف اور یہاں کے مقامی مذاہب خاص طور پر اسلام کے خلاف لکھا اور چھاپا گیا۔ اسلام، پیغمبر اسلام، عقائد اسلام، عبادات اور دیگر اسلامی نظریات پر اعتراضات وارد کیے گئے۔ مسلمان اہلِ علم نے ان اعتراضات کو رفع کرنے کے لیے کتب تحریر کیں۔ اسی طرح مسلمان اور مسیحی علماء کے درمیان مناظرے ہوئے جن کی روئیدادوں کو مرتب کر کے شائع کیا گیا۔ اخبار و رسائل کی صورت میں بھی مسیحیت سے متعلقہ مواد سامنے آیا۔ قادیانی مذہب کے بانی اور دیگر قادیانیوں نے بھی مسیحیت پر کافی کتب تحریر کیں۔ مولانا امداد صابری نے اپنی تصنیف (جسے فاروق ارگلی نے مرتب کیا) فرنگیوں کا جال میں ہندوستان میں عیسائیوں کی آمد، ان کے اداروں، ان کی تحریر کردہ کتب اور ان کے مصنفین کا تذکرہ کیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے مسلمان علماء کا تعارف و تذکرہ بھی کیا ہے جنہوں نے مسیحی علماء کی کتب کے جواب میں کتب تحریر کیں۔ اس کتاب میں انہوں نے مسیحی اور مسلمان اخبار و رسائل کا تذکرہ بھی کیا ہے کہ جن میں مسیحی اور اسلامی مذہبی ادب سے متعلقہ مواد شائع ہوتا رہا۔ مولانا صابری نے مشنری کتب کی فہرست کے عنوان کے تحت چھتیس (۳۶) کتب اور انکے

[5] محمد اکرم، عائشہ قرۃ العین، ہندومت پر اردو میں علمی مواد: ایک موضوعاتی کتابیات مشمولہ: ایقان، (مدیر: ڈاکٹر ساجد اسد اللہ)، شمارہ نمبر ا، جلد نمبر ۳، فیصل آباد: رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، جولائی تا دسمبر ۲۰۲۰ء

مصنفین ذکر کیے ہیں۔([6]) مسیحی علماء کی اُردو میں تحریر کردہ کتب اور وہ کتب جو دیگر زبانوں سے اُردو میں ترجمہ ہوئی ہیں ان کی اچھی خاصی تعداد ہے۔ نور الھدی کے نام سے قائم کی گئی مسیحیوں کی ویب گاہ پر بیالیس مصنفین کی تحریر کردہ ایک سوسات کتب موجود ہیں ([7])ان کتب میں چالیس سے زائد کتب مسیحی عقائد و تعلیمات اور جناب مسیح کے بارے میں ہیں جبکہ اس کے علاوہ وہ کتب ہیں جو مناظراتی پس منظر کے ساتھ رقم ہوئی ہیں۔ جن میں زیادہ تر کا موضوع اسلامی عقائد و تعلیمات اور رسول اکرم کی شخصیت ہے۔ میسحیت بارے اردو میں لکھی گئی کتب کی نشاندہی معروف محقق محمد عزیر نے بھی کی ہے۔ اسلام کے علاوہ مذاہب کی ترویج میں اردو کا حصہ میں انہوں نے ایک سو اٹھارہ (۱۱۸) کتب کی نشاندہی کی ہے جو میسحیت بارے رقم کی گئی ہیں۔([8])انجمن ترقی اُردو پاکستان نے مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی سے ڈاکٹر مولوی عبدالحق کی نگرانی میں اسلام اور دیگر مذاہب کی اردو مطبوعات اور مخطوطات کی فہرست تیار کروائی۔ جو جون ۱۹۶۱ء میں انجمن ترقی اُردو پاکستان۔ نے شائع کی۔ یہ فہرست قاموس الکتب (جلد اول، مذہبیات) کے عنوان سے منصہ شہود پر آئی۔ جس میں مجموعی طور پر گیارہ ہزار سات سوسٹر سٹھ (۱۱۷۶۷) مطبوعات و مخطوطات کی نشاندہی کی گئی ہے۔([9])

قاموس الکتب میں اسلام، ہندومت اور میسحیت کے مناظراتی ادب کو شامل کرتے ہوئے دیگر مذاہب کے ۱۲۵۶ اُردو مخطوطات و مطبوعات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جن عناوین کے تحت ان کی نشاندہی کی گئی ہے وہ اور کتب و مخطوطات کی تعداد ذیل میں مذکور ہے:

مناظرہ نصاری کے عنوان کے تحت پچپن (۵۵) کتب، رد مناظرہ نصاری کے تحت دوسو پچھتر (۲۷۵) کتب مناظرہ آریہ کے تحت ستائیس (۲۷) کتب، رد مناظرہ آریہ کے تحت بیاسی (۸۲) کتب ذکر کی گئی ہیں۔ یہودیت سے متعلق تمیں (۳۰) کتب ذکر کی گئی ہیں (تراجم توریت مقدس (۱۷)، تفاسیر (۷) اور یہودیت (۶)۔ قاموس الکتب کے دیگر مذاہب کے تذکرے والے حصے میں میسحیت بارے ایک سو پچاس کتب کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جس کی ذیلی تقسیم ذکر کی جاتی ہے۔ تراجم اناجیل (۱۰)، خطوط مع تفسیر (۸)، عیسویت (۴۹)، جغرافیہ بائبل (۳)، عیسوی عبادت (۵)، مزامیر (۳)، مذہبی نظمیں (۴)، تعلیمات (۱۸) تبلیغ و وعظ (۱۷) مسیحی اخلاق (۱۲)، سوانح مسیح (۱۵) اور حواریان مسیح (۲)مفتی انتظام اللہ شہابی نے قاموس الکتب میں

---

[6] فرنگیوں کا جال، امداد صابری، مولانا (مرتب: فاروق ارگلی)، ۲۰۰۸ء، فرید بک ڈپو لمیٹڈ، نیو دلی

[7] https://www.noor-ul-huda.com/book

[8] اسلام کے علاوہ مذاہب کی ترویج میں اُردو کا حصہ محمد عزیر، ص ۳۱۴ - ۳۲۰

[9] قاموس الکتب (جلد اول، مذہبیات)، جون ۱۹۶۱ء، مرتبہ: انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی

ہندومت اور آریہ مت کی ۵۰۲ کتب کا تذکرہ کیا ہے جس کی ذیلی تقسیم ذکر کی جاتی ہے۔ تراجم وید (۷)، تعلیمات وید (۱۶)، ویدانت فلاسفی (۹)، پران (۱)، بھگتی (۱۴)، شاستر (۴)، اپنشد (۸)، ہندو اخلاق (۱۳)، ساگر (۱۴)، پرکاش (۲)، ہندو تصوف (۲)، سمرتی (۲)، یوگ (۱۱)، گیا مہاتم (۸)، اپدیش (۷)، گیتا (۵۷)، ہندومت (۱۳۸)، دھرم (۱۸)، برہم چریہ (۳)، مہا بھارت و سوانح عمری سری کرشن چندر (۱۷)، گیان (۱۵)، کتھا (۸)، رامائن و سوانح عمری رام چندر جی (۳۵) اور آریہ مت (۱۷) دیگر مذاہب اور ان کی مذکورہ کتب کی تعداد ذیل میں ذکر کی جاتی ہے:

بدھ مت (۱۵)، جین مت (۳۷)، چرتر (۱۰)، کبیر پنتھ (۲)، سکھ مت (۴۱)، برہمو سماج (۱۲)، دیوسماج (۲)، رادھاسوامی مت (۴) اور مجوسیت (۸)

سکھ مت کے حوالے سے اُردو میں تحریر کردہ کتب کی بھی اچھی خاصی تعداد موجود ہے جس کا تذکرہ مضمون میں ذکر کردہ محمد عزیز کی کتاب اور قاموس الکتب (جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں سکھ مت بارے اکتالیس کتب مذکور ہیں) میں بھی کیا گیا ہے۔ محمد عزیر نے چھبیس (۲۶) کتب ذکر کی ہیں۔ اسی طرح مرتضیٰ نقوی نے اُردو ادب میں سکھوں کا حصہ کے عنوان سے ایک کتاب تحریر کی ہے جس کے آخر پر انہوں نے سکھ مت پر لکھی گئی ۲۹ کتب کی نشاندہی کی ہے۔([10])

سکھ مت کے علاوہ جین مت بارے بھی اردو میں کافی کتب تحریر کی گئی ہیں۔ محمد عزیر نے اپنی کتاب میں جین مت سار، جین دھرم وپرماتما، گیان سورج ادے، سناتن دین درشن پرکاش، جین کتھا رتن مالا اور نر گرنتھ پر وچن جیسی کتب کا تذکرہ کرتے ہوئے مجموعی طور پر چھبیس کتب کی نشاندہی کی ہے۔([11])

خلاصۃ البحث

اس مضمون میں ادیان و مذاہب کے بارے میں اردو زبان میں موجود کتب اور مختلف ادیان کے بیش قیمت ذخائر کی نشاندہی کی گئی ہے۔ راقم نے اپنے تئیں کوشش کرتے ہوئے کتب کو دس مرکزی اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ جنہیں مزید کئی ذیلی اقسام میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔ مضمون میں مذکور دسویں نوع کو نویں نوع میں ہی ذکر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس نوع کی غیر معمولی اہمیت کی بناء پر اسکو ایک الگ نوع کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ معاصر دنیا جو کہ ایک عالمگیر گاوں کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ اور اس میں

[10] اُردو ادب میں سکھوں کا حصہ، مرتضیٰ نقوی، اپریل ۱۹۷۰ء، بک کارنر۔ دانش کدہ امروہہ (یو۔ پی)

[11] اسلام کے علاوہ مذاہب کی ترویج میں اُردو کا حصہ، محمد عزیر، ص ۳۱۱

یہ چیز بڑی اہم ہو گئی ہے کہ مختلف مذاہب اور عقائد و نظریات کے ماننے والے باہم ایک دوسرے کے بارے میں جانیں اور ایسا دینی ادب سامنے آئے جو بین مذہبی مکالمہ اور مذہبی رواداری کو مد نظر رکھ کر مرتب کیا جائے۔ اردو کتب کے علاوہ علمی و تحقیقی رسائل و جرائد، اخبارات، سیمینارز و کانفرنسوں اور انکی روئیدادوں، جامعات میں لکھے جانے والے تحقیقی مقالہ جات اور سماجی رابطے کے مختلف فورمز پر مختلف ادیان و مذاہب کے بارے اردو میں تعارفی و تحقیقی مواد موجود ہے۔ دنیا کے تقریبا ہر مذہب (ماضی و حال کے) کے بارے میں اردو میں بنیادی و تعارفی نوعیت سے لے کر ان مذاہب کی تعلیمات و احکامات اور دیگر متعلقات کے بارے میں وسیع معلومات موجود ہیں۔ اسلام کے بارے میں اردو میں موجود کتب چونکہ بیش بہا ہیں۔ اس لیے انکو الگ سے ذکر نہیں کیا گیا۔ امید ہے اس مقالہ میں ذکر کردہ کتب اور انکے عناوین فن تحقیق سے جڑے محققین کے لیے نئے تحقیقی میادین کی نشاندہی کریں گے۔ اور کئی اعتبار سے انکے لیے سود مند ثابت ہوں گے۔